صاحبزادہ حافظ محمد عبداللہ

مدیر قاسم نانوتویؒ لائبریری بنوں

ایک محبوب شخصیت

عالم اسلام کے عظیم اسکالر، محدث کبیر، فصاحت وبلاغت کے بے تاج بادشاہ، محرک جہاد افغانستان شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بھی راہی آخرت ہو گئے۔

اِک مجموعۂ کمالات ہستی

ڈاکٹر صاحب کی شخصیت ایسی دلنواز حیات افروز، باغ وبہار اور ایسی بھاری بھرکم تھی کہ اس کی خصوصیات کا ایک مختصر مضمون میں احاطہ کرنا ممکن نہیں ان کی ذات اپنے شیخ اپنے مربی شیخ وقت ابوالاخلاص شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مجسم یادگار تھی علم حدیث تو خیر ان کی خاص موضوع تھا جس میں اس کا ثانی ملنا مشکل ہے لیکن اپنے شیخ کی طرح وہ ہر علم وفن میں معلومات کا خزانہ تھے ان کی پاکیزہ شعری مذاق، اکابر واسلاف کے تذکروں سے ان کا شغف، علماء دیوبند کے ٹھیٹھ مسلک پر تصلب کے ساتھ ان کی وسعت نظر اور رواداری، دین کے لئے ان کا جذبہ اخلاص وللّٰہیت، زندگی میں نفاست، سادگی اور بے تکلفی، ان کا ذوق مہمانی، ان کی باغ وبہار علمی مجلسیں ان کے عالمانہ لطائف وظرائف ان میں سے کونسی ایسی چیز ہے جسے بھلایا جا سکتا ہو؟

اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو عربی تقریر وتحریر کا جو ملکہ عطا فرمایا تھا، وہ اہل عجم میں شاذ ونادر ہی کسی کو نصیب ہوا ہوگا، خاص طور پر ان کی عربی تحریریں اتنی بے ساختہ، سلیس، رواں اور شگفتہ ہیں کہ ان کے فقرے فقرے پر ذوق سلیم کو حظِ وافر ملتا ہے اور ان میں قدیم وجدید اسالیب اس طرح جمع ہو کر یک جا ہو گئے ہیں کہ پڑھنے والا جزالت اور سلاست دونوں کا لطف ساتھ ساتھ محسوس کرتا ہے۔

زیارت وخدمت سے سرفراز ہوا

اسی بے پناہ شہرت کی وجہ سے راقم الحروف کے دل میں ڈاکٹر صاحب کی زیارت وملاقات کا شوق پیدا ہوا، اسی دوران جامعہ المرکز الاسلامی بنوں فقہی کانفرنس میں تشریف لائے تھے، ابوجی کے ساتھ وہاں جانے کا موقع ملا تو ڈاکٹر صاحب کی زیارت وملاقات نے ان کا گرویدہ بنا لیا چنانچہ یہ عقدیت محبت میں بدل گئی، اسی دورے میں

ابو جی نے ڈاکٹر صاحب کو درخواست کی کہ یہاں جامعہ دارالھدی کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا ہے اگر ہمارے ساتھ تشریف لے جائیں تو آپ کی از حد شفقت وعنایت ہوگی چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے بخوشی دعوت قبول کر کے ہمارے جامعہ میں تشریف لائے جامعہ کی قبولیت عامہ وتامہ کیلئے دیر تک دعائیں کرتے ہوئے۔ڈاکٹر صاحب کی مقبول دعاؤں ہی کی برکت سے جامعہ روز بروز ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔

راقم الحروف کو اس بات کا افسوس ضرور ہے کہ ڈاکٹر صاحب سے باضابطہ طور پر شرف تلمذ کی سعادت سے محروم رہا حالانکہ اسی عرض سے امسال دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ بھی لیا تھا مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا ہاں یہ بات میرے لیے تسکین قلب کا ذریعہ ہے کہ اگر باضابطہ طور پر شرف تلمذ سے محروم رہا تو باضابطہ طور پر خدمت کا موقع ضرور نصیب ہوا ہے ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب جامعہ حلمیہ درہ پیزو میں ختم بخاری شریف کیلئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

شام کے بعد ڈاکٹر صاحب سے والد محترم کی معیت میں خصوصی ملاقات ہوئی ڈاکٹر صاحب چارپائی پر تشریف فرما تھے چنانچہ راقم کو ان کے پاؤں دبانے کا دیر تک شرف حاصل رہا دوران خدمت دل ودماغ کی عجیب کیفیت تھی رخصتی کے وقت ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازہ۔زندگی کے یہ لمحات راقم اپنے لیے باعث سعادت اور نجات دارین سمجھتا ہے

نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت

یہ بات بھی میری لیے خوشی کا باعث ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے وفات کے وقت میں دارالعلوم میں تھا آخری زیارت کا موقع بھی نصیب ہوا، جنازے میں بھی شرکت کی توفیق ملی عظیم فقیدالمثال جنازے کا منظر میں کیا بیان کرو یہ ایک ناقابل فراموش جنازہ تھا انسانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا جو کسی اَن دیکھی روحانی کشش کے زیر اثر کھنچا چلا آیا تھا ہر آنکھ اشک بار اور ہر دل مغموم تھا۔یہاں آ کے پتہ چلا کہ سلطانی اور درویشی میں مرتبے اور مقام کا کیا فرق ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت شیخ الحدیث کے روحانی مراتب بلند اور ارجمند فرمادے اور اُن کے علمی ذوق وروحانی فیوض وبرکات سے ہمیں مستفید ومستفیض فرمائے۔(امین)